بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۰	۸ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش	۲۶ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ	۸ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۰۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کمر درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ۔ سردرد اور بخار کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تاحال بخار ہے درجہ حرارت ۱۰۰ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کو بخار سے آرام ہے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

شیخ احمد اللہ صاحب محلہ دارالعلوم نے اپنی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب پر ایت سے احباب کو

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۶ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

حضرت کرشن کی زندگی سے ہندو بھائیوں کیلئے ایک سیاسی سبق

بانیان مذاہب اور کسی نہ کسی رنگ میں قوم پر احسان کرنے والوں کی یاد کو تازہ رکھنا قومی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ بشرطیکہ جس کی یاد تازہ کی جا رہی ہو۔ اس کی حقیقی سپرٹ کو قائم و برقرار رکھا جائے۔ قوم اور افراد قوم میں اس کی پیروی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ اس کا مشن کیا تھا۔ اور وہ اپنے متبعین کو کس راہ پر چلانا چاہتا تھا تا اس کی زندگی کے واقعات کو ذہن میں تازہ کر کے اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن عام طور پر حالت یہ ہے کہ نہایت پاکیزہ۔ مقدس اور مصلحین و محسنوں کی یادگاروں کو قائم رکھنے کے لئے ایسے ایسے پروگرام تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کا ان بزرگوں کے مشن سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض صورتوں میں وہ ان کی شان کو بلند کرنے کے بجائے اسے زائل کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳ ستمبر کو ہندو بھائیوں کے ہاں جنم اشٹمی کی تقریب تھی۔ جو ایک عظیم الشان تقریب اور حضرت کرشن کی ولادت کی یادگار ہے۔ لیکن ہندو بھائیوں نے اسے جس رنگ میں منایا۔ یا کم سے کم جس حد تک اخبارات میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسے محض ایک موسمی رسم کے طور پر منایا گیا۔ اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ جس کے سلسلہ میں ستمبر کے ابتدائی ایام میں کچھ آؤٹ کیا جاتا تھا۔ لیکن بڑی کوشش کر کے اسے ملتوی کرایا گیا۔ تاکہ اس تقریب کی ادائیگی میں روک پیدا نہ ہو۔ مندروں اور ٹھاکر دواروں میں چراغاں کر دیا گیا۔ اخبارات میں نظمیں۔ یا نوٹ وغیرہ لکھ دیئے گئے۔ یا جلسے کر دیئے گئے۔ جن میں حضرت کرشن کی بعض خصوصیتیں خوبیاں اور فضائل بیان کر دیئے گئے۔ لیکن حضرت کرشن کے مشن اور ان کی زندگی کے واقعات سے سبق حاصل کرنے اور دوسروں کے اندر وہی روح اور وہی جذبات پیدا کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اور اس بات کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ کہ ہندو قوم کو اس عظیم الشان بزرگ کی زندگی کے واقعات بتا کر توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ اس رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرے۔

ہندوستان میں اس وقت سیاسی بدمزگی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور مختلف اقوام میں حقوق کے حصول کی کشمکش نے ایک خوفناک جنگ کی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں اس کی جو شکل تصور میں آتی ہے۔ وہ بہت ہی بھیانک ہے۔ لیکن اگر جنم اشٹمی کی تقریب سے ہندو بھائی خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے۔ اور حضرت کرشن کی زندگی کو اپنے لئے رہنما قرار دے لیتے۔ تو اس کشمکش کا خاتمہ ہو سکتا تھا۔ اور اس ملک میں امن و امان کی مستقل بنیاد قائم ہو سکتی تھی۔

کون نہیں جانتا۔ کہ حضرت کرشن کی زندگی کے ساتھ جو نہایت اہم واقعہ وابستہ ہے۔ وہ جنگ مہابھارت ہے۔ جو دراصل حق و باطل کے درمیان میں ایک شدید ٹکر تھی۔ کورو اور پانڈو ایک دادا کے پوتے تھے۔ کوروؤں کی تعداد ایک سو اور پانڈوؤں کی صرف پانچ تھی۔ گویا کورو اکثریت میں اور پانڈو اقلیت میں تھے۔ اور اس اکثریت کے ہاتھوں یہ اقلیت حد درجہ آزردہ اور ستم رسیدہ تھی۔ کوروؤں نے پانڈوؤں پر وہ وہ مظالم کئے۔ کہ جن کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے ان کی تمام جائداد اور ہر چیز چھین لی۔ اور شہری حقوق تک سے محروم کر دیا۔ اس اقلیت نے درخواست کی۔ کہ اور نہیں تو اس عظیم الشان سلطنت میں سے جو کوروؤں کے زیرنگین تھی۔ ان بیچاروں کو صرف پانچ گاؤں عنایت کر دیئے جائیں۔ تا وہ ایک ایک گاؤں سے اپنی گزر اوقات کر سکیں لیکن دریودھن نے اکثریت کے گھمنڈ میں اس مطالبہ کو ٹھکراتے ہوئے یہاں تک کہا۔ کہ پانچ گاؤں تو کجا۔ میں تو سوئی کے ناکے کے برابر زمین بھی پانڈوؤں کو نہیں دوں گا۔ حضرت کرشن نے بھی کوشش کی۔ کہ اقلیت کو اکثریت کے ظلم سے بچایا جائے۔ حتیٰ کہ آپ خود دریودھن کے پاس بہت اصرار پر گئے۔ کہ پانڈوؤں کی ادنیٰ سی درخواست کو منظور کر کے ملک کو اس ہولناک آگ میں جلنے سے بچا لیا جائے۔ جو اس درخواست کے استرداد کی صورت میں بھڑکنی لازمی ہے۔ مگر آپ کی اس نصیحت اور دردمندانہ نصیحت پر عمل نہ کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس اکثریت اور اقلیت میں جنگ اور خوفناک جنگ ہوئی۔ اور حضرت کرشن نے اس جنگ میں مظلوم اقلیت کا ساتھ دیا۔ اور متکبر و مغرور اکثریت کی طاقت اور قوت کا چراغ گل ہو گیا۔

اس وقت ہندوستان کی مختلف اقوام کی سیاسی کشمکش بھی دراصل یہی اکثریت و اقلیت کے مابین حقوق کی جنگ ہے۔ ہندوستان کی اکثریت یعنی ہندو چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے جو حقوق وہ غصب کئے ہوئے ہیں۔ وہ دینے نہ پڑیں۔ اور مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ اپنا پورا پورا حق لے کر رہیں۔ اس کشمکش میں سیاسی اعتبار سے ہندو اکثریت کی مثال کوروؤں کی۔ اور مسلمانوں کی پانڈوؤں کی ہے۔ اور ہندو بھائی جو اپنے آپ کو حضرت کرشن کا سچا بھگت کہتے ہیں۔ بلکہ بعض تو انہیں پرماتما کا درجہ دیتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی تمام تر ہمدردی پانڈوؤں کے ساتھ تھی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غاصب اکثریت ان کے نزدیک غلط کار اور بے راہ تھی۔ اور اس کی بے راہ روی کی انتہا یہ تھی۔ کہ آپ نے اس کے خلاف جنگ بپا کرکے اس کی ظالمانہ قوت و طاقت کو توڑنا ضروری سمجھا۔ اور صلح کی پوری پوری کوشش کرنے کے باوجود جب جنگ شروع ہوگئی۔ اور پانڈوؤں کے چیف یعنی ارجن نے کمزوری کا اظہار کیا۔ تو آپ نے اسے وہ اپدیش دیا۔ جو اس وقت گیتا کی صورت میں ہمارے سامنے حضرت کرشن کی زندگی سے اور بھی کئی مذہبی اور اخلاقی سبق ملتے ہیں۔ لیکن ایک بہت اہم سیاسی سبق یہ ہے کہ اکثریت کو اقلیت کے حقوق غصب نہ کرنے چاہئیں۔ اور اس کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ہندو بھائی آج سرتاپا سیاسی مسائل میں محو ہونے کی وجہ سے حضرت کرشن کی زندگی سے مذہبی اثرات کو اخذ کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتے۔ تو کم سے کم یہ سیاسی سبق ہی حاصل کریں۔ اور اس طرح ملک میں بین الاقوامی کشمکش کو ختم کرکے ملکی ترقی میں مدد دیں۔

قابل توجہ حسابداران امانت ذاتی

ایسے تمام احباب جنہوں نے ذاتی امانت میں حساب تو کھولا ہوا ہے۔ مگر حسب قواعد اپنے دستخطوں کا نمونہ ابھی تک دفتر میں نہیں بھیجا۔ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جلد از جلد اپنے دستخطوں کے نمونہ کی دو کاپیاں دفتر محاسب میں ارسال کردیں۔ تا روپیہ کے لین دین میں دستخطوں کے مقابلہ سے شناخت میں آسانی ہو۔ اور تعمیل منی آرڈرز میں اس وجہ سے روک پیدا ہو کر ان کے لئے حرج کا موجب نہ ہو۔ ورنہ ایسے احباب (جن کے دستخطوں کا خاطر خواہ نمونہ دفتر میں موجود نہیں) کے آرڈرز کی تعمیل میں دفتر کو تامل ہوگا۔

حساب کھولتے وقت پورا نام اور تفصیلی پتہ ڈاک درج کیا جانا چاہیئے۔ اسی طرح احباب جب ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہوکر جائیں۔ تو تبدیلی پتہ دفتر ہذا کو ضرور نوٹ کرادیا کریں۔ نئے مقام کے پتہ کے ساتھ سابقہ پتہ ڈاک بھی ضرور تحریر فرمایا کریں۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ بیرون

الفضل میں کئی بار اعلان شائع کیا جاچکا ہے۔ کہ قائدین اپنے علاقہ کے عمر اراکین کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ اور نیز اپنی مساعی کا ذکر کریں۔ جو انہوں نے ان کو رکن بنانے میں کیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بعض ایسی جماعتیں ہیں جنہوں نے اس اعلان پر عمل نہیں کیا۔ اس اعلان کے ذریعہ قائدین کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی کرکے جلد اپنی ذمہ واری کو ادا کریں۔ اس کے علاوہ تمام اراکین خدام الاحمدیہ سے بھی گزارش ہے۔ کہ وہ ۱۵ سے چالیس سال کے تمام احمدی نوجوانوں کو رکن بنانے کی کوشش کریں۔ کسی رکن کا اپنی ذات میں ممبر بن جانا اس کو اسکی مذہبی ذمہ واری سے سبکدوش نہیں کرتا۔ بلکہ ہماری مذہبی ذمہ واری تب پوری ہوتی ہے۔ جب ہم اپنے ساتھیوں کو بھی اس راہ پر چلاتے ہیں۔ ہماری تعلیم تو ہے فاستقم کما امرت و من تاب معك ولا تطغوا انه بما تعملون بصیر۔ یعنی یہ کہ ہم نیکی پر خود قائم ہوں۔ اور پھر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ اس نیکی میں شامل کریں۔ مہتمم تجنید

تقرر امیر جماعت احمدیہ امرتسر

ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ چونکہ بوجہ بیماری شملہ سینی ٹوریم میں چلے گئے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی واپسی تک سید بہاول شاہ صاحب کو قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب ۱۶ ۴/۴۲ سے ۳۰ ۵/۴۲ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

333	Jamaane Darusalam East Africa		365	Korama Siera Leone East Africa.	
334	Bakari Sieraleone west Africa		366	Momo Beki	"
			367	Madam Miaka	"
			368	Lahai Wona	"
335	Osman	"	369	Siamai Wanja	"
336	Fadlay	"	370	Ibrahima Kolon	"
337	Fadlay Moriwi	"	371	Alpha Jalloh	"
338	Moriba Talkar	"	372	Abu Bakar	"
339	Bokary	"	373	Almamy Konteh	"
340	Mohd Moha	"	374	Adam	"
341	T.A.B. Kulaki	"	375	Molai Konteh	"
342	Bokary Ghagi	"	376	Abu Konteh	"
343	Mohd	"	377	Seghla	"
344	Ibrahim Kenteh	"	378	Foday Koroma	"
345	Momo	"	379	Lus	"
346	AbuBakr	"	380	Sama	"
347	Momo	"	381	Maryam Saltpond west Africa	
348	Seku	"			
349	Safa	"	382	Abdul Karim	"
350	Hawa	"	383	Ayyub	"
351	Maryam	"	384	Ibrahim	"
352	Aysha	"	385	Amina	"
353	Khodija	"	386	Suleman	"
354	Lamin	"	387	Nusrat	"
355	A.J. Fodiko	"	388	Habeeba	"
356	Momo Konteh	"	389	Zainab	"
357	Hamra	"	390	Hajira	"
358	Momo Ghabla	"	391	Abdullah	"
359	Momo Koli	"	392	Aisa	"
360	Momo Pujel	"	393	Suleman	"
361	Momo Foliwa	"	394	Ibrahim	"
362	Amara Gondu	"	395	Hawa	"
363	Alpha	"	396	Fatima	"
364	Saeedu Wondeh	"	397	Hawa	"
			398	Hawa	"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات میاں عبدالرحیم صاحب باورچی قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف ۔ قادیان

(۵)

ایک دفعہ قادیان کے بعض سکھوں نے ڈھاب سے مٹی لیتے وقت احمدیوں سے کہیاں اور ٹوکریاں چھین لیں۔ اور سید احمد نور صاحب کابلی کے مکان پر حملہ بھی۔ اس پر سید احمد نور صاحب نے پولیس میں رپورٹ دے دی۔ اور پولیس نے سکھوں پر مقدمہ قائم کر دیا۔ اور عدالت سے ان سکھوں کے نام سمن آ گئے۔ اس پر وہ بہت پریشان ہوئے۔ اور بوجہ محلہ دار ہونے کے مجھ سے کہنے لگے۔ کہ تم حضرت صاحب سے عرض کر کے ہم کو معافی دلوا دو۔ ان کے اصرار اور ہر روز کے کہنے پر ایک دن میں نے حضرت اقدس سے عرض کیا۔ کہ حضور جن سکھوں پر مقدمہ ہے۔ وہ مجھے ہر روز تنگ کرتے ہیں کہ ان کو عدالت سے معافی دلا دی جائے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ وہ ہمارے زیر سایہ ہیں۔ ایک دو پیشیاں ان کو دیکھ لینے دو۔ پھر چھوڑا دیں گے۔ ان کو قید نہیں ہونے دیں گے۔ جب آخری تاریخ فیصلہ کی قریب آئی۔ تو حضور علیہ السلام نے مجسٹریٹ کے نام رقعہ لکھ دیا۔ جو پہونچا دیا گیا۔ اس پر عدالت نے ان سکھوں کو چھوڑ دیا۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ تم کو چونکہ مرزا صاحب معاف کرتے ہیں۔ اس لئے عدالت بھی تم کو معاف کرتی ہے۔ ورنہ تمہارا قصور معافی کے قابل نہ تھا۔ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا

(۶)

ایک دفعہ جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو عاجز بھی اس وقت حضور کے ہمراہ تھا۔ حضرت اقدس حکیم حسام الدین صاحب مرحوم کے مکان پر اترے تھے۔ اس موقعہ پر جبکہ میں بازار سے گزر رہا تھا۔ ایک کشمیری نے مجھے مارا اور مجھے سخت چوٹ لگی۔ دو پٹھان اٹھا کر مجھے اس مکان میں لے آئے۔ جہاں میں اترا ہوا تھا۔ وہاں چودھری مولا بخش صاحب نے مجھے دیکھا۔ اور کوتوالی میں خبر دی۔ کہ فلاں آدمی نے ہمارے آدمی کو مارا ہے اس پر فوراً پولیس نے آکر اس کشمیری کو پکڑ لیا۔ اور حوالات میں کر دیا۔

جب دادی یعنی والدہ میاں شادی خان مرحوم نے مجھے اس حالت میں دیکھا۔ تو اس نے جھٹ حضور علیہ السلام کو خبر کر دی۔ اور فوراً واپس آئی۔ اور کہا۔ کہ حضور نے دریافت فرمایا ہے۔ کہ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی جب وہ کشمیری حوالات میں ہو گیا۔ تو اس وقت بہت سی عورتیں اور مرد حضور علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ اس سے غلطی ہو گئی۔ اس کو معاف کر دیں۔ حضور نے فرمایا۔ جب تک ہمارے خادم کو آرام نہیں آئے گا ہم معافی نہیں دے سکتے۔ ادھر میرے علاج کے لئے کئی ڈاکٹروں کو حکم دیا۔ وہ تمام رات میرا علاج معالجہ کرتے رہے جب صبح کو قدرے اچھا ہوا۔ تو حضور کو مہندی لگانے گیا۔ حضور نے پھر دریافت فرمایا۔ کہ تم کو بہت چوٹ تو نہیں لگی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ کہ چوٹ تو بڑی سخت لگی تھی۔ مگر حضورؑ کی دعا اور علاج معالجہ سے اب کوئی خاص تکلیف نہیں ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جب بھی باہر جانا ہو۔ کسی کے ہمراہ جاؤ۔ اکیلے مت جانا۔ کیونکہ یہاں لوگ سخت دشمن ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد میں اکیلا کسی کے مکان پر نہیں گیا۔ اس دفعہ حضور نے سیالکوٹ میں لیکچر بھی دیا تھا۔ جس میں کرشن ہونے کا دعوےٰ فرمایا تھا۔

(۷)

ایک دفعہ جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی کرم دین صاحب ساکن بھیں کے مقدمہ میں جہلم تشریف لے گئے۔ تو حضور مع ہمراہیاں قادیان سے چل کر لاہور میں میاں چراغ الدین رضی اللہ عنہ کے مکان پر ٹھہرے۔ وہاں اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ اور یہ خاکسار بھی تھا۔ حضور بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اور میں سامنے کھڑا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ حضور علیہ السلام نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ "میاں عبدالرحیم تم نے کبھی پہلے لاہور دیکھا ہے؟" میں نے عرض کیا۔ کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا۔ فرمایا۔ کہ "لوگ کہتے ہیں۔ کہ جس نے لاہور نہیں دیکھا۔ وہ جمیا ہی نہیں" (یعنی پیدا ہی نہیں ہوا) میں نے عرض کیا۔ حضور کی مہربانی سے میں نے لاہور دیکھ لیا

(۸)

رات لاہور گزار کر دوسرے دن صبح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناشتہ کر کے معہ ہمراہیاں عازم جہلم ہوئے۔ گوجرانوالہ کے سٹیشن پر کھانا آیا۔ وہاں ایک گھنٹہ گاڑی ٹھہری۔ وہاں سے روانہ ہو کر وزیر آباد پہونچے۔ تو وہاں بھی کھانا آیا۔ جب وزیر آباد سے چل پڑے۔ تو میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ ہر سٹیشن پر لوگ کھانا لاتے ہیں۔ اس قدر کھانے کو کیا کریں گے فرمایا۔ اگر کھانا نہ لوگے۔ تو لانے والوں کی دل شکنی ہو گی۔ کھانا لے لیا کرو۔ خواہ ایک دو آدمیوں کا ہی سہی۔ اسی طرح میں اگلے سٹیشنوں پر کرتا رہا۔ دن کے دو بجے کے قریب ہم جہلم پہونچ گئے۔ سٹیشن سے لے کر قیام گاہ تک اس قدر لوگ تھے۔ کہ شمار میں نہ آ سکتے تھے۔ کوٹھی پر پہونچتے ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ سامان حفاظت سے رکھنا۔ لوگ بہت ہیں۔ پھر دوسرے دن حضور کچہری سے فارغ ہو کر سیدھے لاہور اور وہاں ٹھہر کر قادیان تشریف لے آئے۔

(۹)

ایک دفعہ مولوی کرم دین والے مقدمہ میں حضور علیہ السلام گورداسپور تشریف لے گئے اور بوجہ آئے دن کی پیشیوں کے کچھ عرصہ کے لئے حضور نے وہیں قیام فرما لیا۔ میری عادت تھی۔ کہ میں پہلے کھانا نہیں کھایا کرتا تھا بلکہ جب حضور علیہ السلام کھانا کھا لیتے۔ تو بعد میں خود کھاتا۔ میں کھانا پکا کر سارے کا سارا ہی بھجوا دیا کرتا تھا۔ ایک دن حافظ حامد علی صاحب رضؓ کو تاکید کی۔ کہ میرا کھانا بھی لے آئیں مگر اس دن خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ کئی دوست آ گئے تھے۔ اس لئے میرے حصہ کا کھانا بھی اُن کو کھلا دیا گیا۔ اور میرے لئے کچھ نہ بچا۔ اس وجہ سے میں حافظ صاحب سے غصہ ہو کر بھوکا ہی سو گیا۔ دوسرے دن صبح حضور علیہ السلام نے آواز دی کہ کیا کھانا تیار ہے؟ حافظ حامد علی صاحب رضؓ نے حضور سے عرض کیا۔ کہ ابھی تو کھانا پکانے والا ہی نہیں اُٹھا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ یہ ہم سے ناراض ہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے کھڑکی کی طرف سے آواز دی۔ جو کہ چوبارے کی تھی۔ اور باورچی خانہ کے سامنے کھلاتی تھی۔ مگر میں نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ پھر حضور خود نیچے تشریف لے آئے۔ اور فرمایا۔ کہ کاکا آج کیا ہو گیا ہے کھانا کس طرح تیار کرو گے؟ اس پر حافظ حامد علی صاحب نے حضور سے عرض کیا۔ کہ حضور یہ رات سے ناراض ہے۔ کیونکہ اس نے کہا تھا۔ کہ حضور کے کھانا کھا لینے کے بعد میرے لئے کھانا لے آنا۔ مگر چونکہ کھانا بچا نہیں۔ اس لئے اس کو لا کر نہ دے سکا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کو پہلے دے دیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ یہ پہلے نہیں لیتا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے حافظ صاحب سے فرمایا۔ کہ اس کے واسطے ایک سیر دودھ روزانہ لا دیا کرو۔ خواہ یہ پیئے۔ خواہ نہ پیئے میں اُٹھا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور کھانا آدھ گھنٹہ کے اندر تیار ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے جلدی جلدی آگ جلا کر آدھ گھنٹہ کے گزرنے سے پہلے کھانا تیار کر دیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھانا گیا۔ تو میں بھی اس موقعہ پر اوپر چوبارہ پر چلا گیا۔ مجھے دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا۔ تم نے اتنی جلدی ہی کھانا کس طرح تیار کیا۔ میں نے کہا۔ پھر عرض کروں گا۔ دوسرے دن جب مہندی لگانے گیا۔ تو فرمایا۔ کل کیا سحر کیا تھا۔ کہ کھانا اتنی جلدی تیار کر دیا۔ چونکہ اس وقت حضور اکیلے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ دراصل خالی گوشت پک رہا تھا۔ مگر آگ میں نے بند کی ہوئی تھی۔ اس لئے جلدی جلدی گوشت میں سبزیاں ڈال کر تیار کر دیا۔ حضور بڑے خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ تم نے اچھا کام کیا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت

از روئے ویدک دھرم

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"آریہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ یہی قرار دیتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں اس کے آنے کے منتظر ہیں۔ گو وہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے۔ مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے۔ کہ مجھے شناخت کرلیں گے۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ انہیں دکھائیگا۔ کہ آنے والا یہی ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صدے۸)

میں کرشن سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں۔ (لیکچر سیالکوٹ صد۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو سرب شکتیمان پرم پتا پرماتما نے عین ضرورت کے وقت مبعوث کیا۔ تاکہ آپ کی بعثت سے گذشتہ رشیوں کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہوں۔ اور ہمارا ایمان بڑھے۔ کیونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ وہ باتیں، جو ہمارے بزرگوں کے سامنے صرف ایک قصہ اور پیشگوئی کا رنگ رکھتی تھیں پوری ہو کر ہمارے لئے ایک واقعہ اور حقیقت بن گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مذکورہ بالا بیان کی تصدیق ہندو بزرگوں کے بیانات سے بھی ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو پورانوں میں لکھا ہے کہ جب کل یگ آئے گا۔ تو لوگ آپس میں لڑیں گے۔ پریواروں میں سکھ نہ ہوگا۔ استری پتی کے۔ پتا پتر کے۔ بھائی بھائی کے آپس میں فساد ہوں گے۔ مت نہیں رہے گا۔ سوارتھ کا راجیہ ہوگا۔ پاپ کی وجہ ہوگی۔ اس قسم کا چتر کل یگ کا پورانوں میں کھینچا گیا ہے۔ اور یہ چتر اس سمیہ پورا دنیا پر گھٹتا ہوا نظر آتا ہے (از اچاریہ رام دیو جی اخبار پرکاش ۲۲ مئی ۱۹۳۲ء)

اسی طرح ہندو بھگوان کو بلانے کے لئے بار بار یہ لکھ رہے ہیں۔ "بھگوان ایک بار پھر آؤ تو سہی کسی دوسری آتما میں پرویش کرکے ہی آجاؤ۔ اپنی جاتی کو سیدھا راستہ ایک بار پھر بتا جاؤ۔ ان کی آنکھوں میں اتنی روشنی تو ڈالو۔ کہ یہ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرسکیں۔"

(اخبار ہندو لاہور ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۰ء صہ)

دکھاؤ کرشن پھر بھارت کو صورت سانوری اپنی کرو کچھ یاد دنیا تاتھ پرتگیا وہی اپنی

اللہ تعالے نے ہندوؤں کے دلوں سے نکلی ہوئی پکار کو سنکر حضرت یوگیراج مہرشی کرشن ثانی علیہ الصلوۃ والسلام کو قادیان دارالامان میں نازل فرمایا۔ اب ہندو بھائیوں کا دھارمک فرض ہے کہ وہ حضور کو سچا مان کر ان کی شرن میں آجاویں۔ تاکہ ان کی یہ دنیا اور پرلوک سدھر جائے۔ اگر ہندو بھائیوں نے اب بھی حضور پرنور کی سچائی کو قبول نہ کیا۔ تو انہیں اپنے تمام گذشتہ رشیوں کو جھٹلانا پڑے گا۔ کیونکہ میں یہ ثابت کرچکا ہوں۔ کہ کرشن ثانی کی آمد کا یہی زمانہ ہے اور اسی زمانہ میں حضرت صاحب نے کرشن ثانی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ وید بھگوان بھی ہمیں یہ بتارہا ہے۔ کہ خدا صرف سچائی کی مدد کرتا ہے۔ مثلاً ایک ودوان پرش اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ جھوٹا اور سچا بچن ایک دوسرے کی پرودھا کرتے ہیں دونوں میں جو ستیہ ہے ادھک سرل ہے۔ اس کی پرماتما رکھشا کرتا ہے۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اس کا ناش کرتا ہے (رگوید ۷-۱۰۴-۱۲)

حضرت مسیح قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوۃ والسلام کے سلسلہ کو مٹانے کے لئے بہت کوششیں ہوئیں۔ مگر وہ خدا جو سچائی کا مددگار ہے۔ اس نے سلسلہ کو پھیلا دیا۔ اب ہندو بھائی خود سوچ لیں۔ کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز ناکامی کے اور کیا ہوا۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہوجاتا۔ کیا کوئی ایسی نظیر پیش کرسکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں۔ اور پھر وہ تباہ نہ ہوا۔ بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں۔ کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں۔ کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے۔ اندر ہی اندر نابود ہو جائے۔ اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا۔ اور ایک درخت بنا۔ اور اس کی شاخیں دور دور تک چلی گئیں۔ اسطرح اللہ تعالےٰ نے اپنی فعلی اور قولی شہادت سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسی کی نصرت اس سلسلہ کے ساتھ ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ اس سچائی کو گرہن کرکے خدا کی رضا حاصل کرلیں۔

خاکسار۔ فتح محمد احمدی شرما قادیان

لیگوس میں تبلیغ اسلام

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم لکھتے ہیں۔ کہ میں ابھی تک Lokoja میں ہی مقیم ہوں یہ علاقہ اندرون ملک میں ہے۔ اور لوگ بہت Intelligent ہیں میں نے یہاں ۲۷ ہش سے مسجد کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ اس کا کام کچھ اوپر پہنچ جائے۔ تو پھر اس جگہ سے جاؤں۔ چونکہ مسجد کی عمارت خام ہے۔ اس لئے ہمیں نیچے کے حصہ کو کئی کئی دنوں تک سوکھنے کے واسطے چھوڑنا پڑتا ہے۔ بہر حال ہفتہ عشرہ تک انشاءاللہ یہاں سے چلا جاؤنگا۔ ہر شام کو ایک پبلک لیکچر قصبہ کے کسی نہ کسی حصہ میں دیا جاتا ہے۔ چوبیس نفوس نے ان دنوں بیعت کی۔ ان کی استقامت کے لئے دعا کی جائے۔

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کی مشہور دوائیں

دوا	روپیہ-آنہ
(۱) اصفدلین۔ کمی خون کو دور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یک صد قرص	۱-۱۲
” ” نصف	۱-۰
(۲) اکسیر معدہ۔ بدہضمی نفخ کھٹے ڈکار بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔ قیمت یک صد قرص	۱-۱۲
” ” نصف	۱-۰
(۳) قرص خاص۔ امراض مخصوصہ کے لئے از حد مجرب و مفید ہے قیمت ۵۰ قرص	۲-۰
(۴) اکسیر سیلان الرحم۔ پولن۔ لیکوریا سفید پانی کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی	۳-۰
(۵) نورمنجن۔ دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو اونس	۰-۸
” ” ” ایک ”	۰-۵
(۶) تریاق اٹھرا۔ مرض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ یکمشت فی تولہ	۱-۰
الگ متفرق فی تولہ	۱-۴
(۷) سرمہ مبارک۔ ککروں آشوب زخم وغیرہ کے لئے مفید ہے قیمت فی تولہ	۲-۸
” ۲ ماشہ	۰-۱۲
(۸) رفیق نسواں۔ حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج۔ قیمت یک صد قرص	۳-۱۲
” پچاس	۲-۰
(۹) عنبرین۔ طاقت کی بے نظیر دوا قیمت پانچ تولہ	۴-۰
(۱۰) اکسیر کھانسی۔ کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت پچاس قرص	۱-۰
(۱۱) دوائی نعمت الٰہی۔ اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس دس روپے صرف	۱۰-۰

منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین قادیان

دین کو دنیا پر مقدم کرنا مومن کی سب سے بڑی علامت ہے

اسلام سچے ایماندار کی یہ نشانی مقرر کرتا ہے۔ کہ اس کی غالب محبت اللہ سے ہوتی ہے اور رسول کا وجود اس کی نظروں میں ماں باپ اور تمام لوگوں سے محبوب ترین ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ والذین آمنوا اشد حبا للہ۔ کہ جو ایماندار ہیں۔ ان کی غالب محبت اللہ سے ہوتی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ قرار دیا جاؤں۔

مومن کی یہ تعریف اور علامت ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے۔ کہ ہم اللہ کے احکام کو ہر کام پر ترجیح دیں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ مگر موجودہ دور میں دین سے جو بے رغبتی اور لاپرواہی ہے۔ وہ لامذہبیت تک پہنچی ہوئی ہے۔ ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ مسلمان ہونے کی صورت میں مجھ پر کون سے فرائض عائد ہوتے ہیں مگر وہ ان پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور توجہ دلانے پر بھی بے حس وحرکت پڑا رہتا ہے۔ ان حالات میں اگر اُسے انسان کی بجائے حیوان قرار دیا جائے۔ تو بجا ہوگا۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا نے فرمایا ہے۔ لھم قلوب لا یفقھون بھا ...... اُولٰئک کالانعام بل ھم اضل (اعراف پ ۹) کہ یہ دین کے منکر لوگ دل تو رکھتے ہیں۔ مگر ان سے سمجھ کا کام نہیں لیتے آنکھیں تو رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ اور کان تو رکھتے ہیں۔ مگر ان سے سنکر فائدہ نہیں اٹھاتے۔ یہ لوگ چارپائے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

سورۂ انفال میں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کہ اے مومنو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔ اور نہ ہی جانتے بوجھتے ہوئے امانتوں میں بدعہدی دکھاؤ۔ اور جان لو کہ تمہارے اموال اور اولاد جن کی وجہ سے تم اللہ اور رسول کی خیانت کرتے ہو۔ اور امانتوں میں بدعہدی دکھاتے ہو۔ یہ تمہاری آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ اگر تم دین کو چھوڑ دو گے۔ اور اموال کے حصول میں لگ جاؤ گے۔ اور اولاد کی خاطر ہر جائز و ناجائز کوشش میں منہمک رہو گے تو اللہ کے ہاں سے تم کسی اجر کے امیدوار نہ ہو گے۔ اور سورۂ کہف میں فرمایا۔ المال والبنون زینۃ الحیٰوۃ الدنیا والباقیات الصّٰلحٰت خیر عند ربک ثواباً وخیر املاً (کہف ع ۶) کہ مال اور اولاد اس ورلی زندگی کی زینت ہیں۔ اور نیک کام جو باقی رہنے والے ہیں۔ وہ تیرے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور آئندہ امید کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے صاف بتا دیا۔ کہ جو لوگ الباقیات الصالحات کے مقابلہ میں مال اور اولاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ نقصان میں رہیں گے۔ خدا کے ہاں جو چیز فائدہ بخش ہے۔ وہ نیک اعمال ہی ہیں۔

پس اسلام مومن کو اس مقام پر دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ وہ اللہ اور رسول کے احکام کا تابع فرمان ہو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو۔ نیز اللہ اور رسول کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہو۔ مگر مشاہدہ بتاتا ہے۔ کہ جو مقام اسلام نے ایک مسلم کے لئے تجویز کیا تھا۔ اسے چھوڑ کر خود مسلمانوں نے اپنے لئے ایسا مقام پسند کیا ہے کہ جسے اسلامی تعلیم سے کچھ نسبت نہیں۔ اللہ ورسول کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے بجائے دین کو ترجیح دینے کے دنیا کو دین پر مقدم کیا جاتا ہے۔ اور ایک مسلمان کہلانے والا اپنی اولاد اور رشتہ داروں کے لئے تو مرمٹتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مگر دین کے لئے قربانی کا اس کے اندر کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ غرض وہ کام جو ایک مسلمان کے کرنے کے تھے ان کو لوگ چھوڑ چکے ہیں۔ اور جو کام نہ کرنے کے تھے انہیں اختیار کیا جارہا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب انسان مرتا ہے۔ تو اس کا مال اور اس کے رشتہ دار اس کے ساتھ نہیں جاتے۔ بلکہ اعمال صالحہ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس حیرت ہے کہ وہ چیز جو انسان کو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی کام دینے والی ہے۔ انسان اس کے لئے تو کوئی فکر نہیں کرتا۔ اور مال رشتہ دار جو اسے چھوڑ کر واپس آجائیں گے رات دن ان کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ مال کی ہوس میں نہ حلال کی پروا ہے نہ حرام کی کوشش ہے تو یہ کہ کسی طرح مال مل جائے اور اگر کوئی رشتہ دار ناراض ہوتا ہے۔ تو اس کی رضامندی کے لئے اسلامی اصل چھوٹتا ہے۔ تو چھوٹ جائے مگر رشتہ دار کی ناراضگی کی برداشت نہیں کی جاتی۔ ان سب حالتوں میں اسلام ایک سچے ایماندار کو ہدایت کرتا ہے۔ کہ والباقیات الصالحات کو اختیار کرے۔ اور ان کے مقابلہ میں مال اور اولاد کی پروا نہ کرے حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید کو یہ نظر آتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت پر قائم رہنے ہوئے ان کو جام شہادت پینا پڑے گا۔ جاگیر ضبط ہو جائے گی۔ اور بیوی اور اولاد کا بعد میں نہ معلوم کیا حال ہوگا۔ مگر اس مرد خدا نے الباقیات الصالحات کی خاطر سب کچھ برداشت کیا۔ اور اپنی منزل مقصود کو جا پہنچے۔ لِمثلِ ھٰذا فلیعمل العاملون۔

خاکسار رفیع الدین مولوی فاضل قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بعض سوالات کے جوابات

سوال۔ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ لکھا ہے کہ آنے والا مسیح موعود قوم مغل سے ہوگا اور مرزا ہوگا

جواب۔ صحیح بخاری میں سورہ جمعہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ جب آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم نازل ہوئی۔ تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ یہ آخرین منھم کون لوگ ہیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب بار بار دریافت کیا گیا۔ تو حضور اقدس نے جواب میں فرمایا لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس اور بعض روایات میں رجل کی جگہ رجال کا لفظ جمع کے صیغہ میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور لفظ مرزا کی نسبت لغات فارسی میں جیسا کہ غیاث اللغات میں لکھا ہے۔ اسے امیر اور زادہ دو لفظوں سے مرکب قرار دے کر بصورت تخفیف امیرزادہ کی جگہ صرف لفظ میرزا استعمال میں لایا گیا ہے۔ اور وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ میرزا لقب شاہزادگان ملک فارس کا ہے اس سے ایک تو یہ بات معلوم ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہو کر اس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ آپ شاہزادگان ملک فارس میں سے ہیں۔ اور آپ کو اس طرح کی شاہزادگی میں بھی حضرت مسیح اسرائیلی سے ایک مماثلت ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک لقب شہزادہ نبی بھی تھا۔ دوسری بات اس سے یہ بھی معلوم ہو گئی۔ کہ آپ مرزا کے لقب سے واقعی فارسی الاصل ہیں۔ جیسے کہ اس امر کی تائید اور تصدیق خدا تعالےٰ کی وحی سے بھی ہوتی ہے۔ جو حدیث نبوی یعنی حدیث لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس کے الفاظ میں آپ پر نازل ہوئی۔ اور رجل سے مراد مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور رجال کے جمع کے صیغہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی مبشر اور موعود اولاد بھی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تمنا کرنا کہ میں اپنے بھائیوں کی ملاقات چاہتا ہوں۔ جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں۔ تو حضور صلعم نے فرمایا آپ تو میرے صحابہ ہیں۔ اور بھائی وہ ہیں جو بعد میں آنیوالے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والے بھائیوں سے الانبیاء اخوۃ علّات کے ارشاد کے رو سے نبی مراد لے رہے ہیں۔ جو صحابہ نہیں ہو سکتے تھے۔ اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو مثیل موسیٰ تھے بھائی کہا گیا اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پیشگوئی میں آنے والے مسیح موعود کو جو بنی اسحاق سے ہیں اپنا بھائی قرار دیا۔ اور اس بنا پر وآخرین منھم کی تفسیر میں جو الہامی تفسیر تھی۔ اسے فارسی قرار دیا۔ کیونکہ ابناء فارس بنو اسحاق سے ہیں۔ اور انہی کا لقب بلحاظ شاہزادگی کے میرزا بھی ہے۔ پس اس تشریح سے یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ حضرت مسیح موعود کا جو مرزا غلام احمد علیہ السلام

سچ کی تلوار کے سامنے کوئی طاقت ٹھہر نہیں سکتی

۱۔ " یہ وعدہ کرو کہ آئندہ نہ تو خود جھوٹ بولو گے۔ اور نہ ہی اپنی اولادوں کو اور محلہ والوں کو بولنے دو گے۔ اور جب تم اپنی اولادوں کو جھوٹ سیکھنے کا موقعہ ہی نہ دو گے۔ تو جھوٹ رہ کہاں جاویگا۔"

۲۔ " میں پھر ایک دفعہ آپ لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی جانوں پر رحم کرو سلسلہ پر رحم کرو۔ اور میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ خدا تعالےٰ کے نبیوں پر رحم کرو۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اُن کی محبت کو یاد کر کے ان کی روحوں کو خوش کرنے کیلئے اور ان کے کام کو تباہی سے بچانے کیلئے ہمیشہ کیلئے سچائی کو اختیار کرو۔ خود سچ بولو۔ اور اپنی اولادوں کو اور اپنے اہل محلہ کو سچ کے پابند کرو۔ اور اگر تم ایسا کرنیکا وعدہ کر لو۔ تو ایک سال کے اندر اندر تمہارے حالات اس قدر بدل جائیں گے۔ کہ موجودہ اور آئندہ حالات میں تمہیں زمین و آسمان کا فرق نظر آئیگا۔ تم جدھر قدم اٹھاؤ گے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے تمہیں برکت ملے گی۔ اور ہر میدان میں دشمن تمہیں پیٹھ دکھائیگا۔ کیونکہ سچ کی تلوار کے آگے کوئی طاقت ٹھہر نہیں سکتی۔"

۳۔ " تحریک جدید کے اصول میں سے ایک یہ تھا۔ کہ سچ بولو۔ مگر افسوس کہ خود تحریک جدید کے متعلق بھی سچ نہیں بولا جاتا۔

میں نے بار بار کہا ہے۔ کہ یہ چندہ مجبوری کا نہیں۔ تم وہی لکھواؤ۔ جو دے سکتے ہو۔ اور اگر نہیں دے سکتے۔ تو مت لکھواؤ۔ مگر کئی لوگ ہیں۔ جو محض اس وجہ سے نام لکھوا دیتے ہیں۔ کہ اس وقت مجلس میں ان کا نام بھی آ جائے۔ کئی ایسے ہیں۔ کہ وہ ہر سال چندہ لکھوا دیتے ہیں۔ مگر ادا نہیں کرتے۔ اور پھر اگلے سال وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس سال ہمارا چندہ ضرور قبول کر لیا جائے۔ اور ہم پچھلے سال کا بھی اس سال میں ادا کر دیں گے۔ مگر پھر کچھ ادا نہیں کرتے۔ اور تیسرے سال پھر لکھتے ہیں۔ کہ وعدہ ضرور لے لیا جائے۔ ورنہ بڑی ذلت ہوگی۔ اور ہم تو بس مر ہی جائیں گے۔ اور جب یہ سال بھی گذر گیا۔ تو چٹھی آ جائیگی۔ کہ فلاں مصیبت کی وجہ سے ہم چندہ نہ ادا کر سکے۔ اب کے سال ہمیں ضرور اجازت دی جائے۔ ورنہ غم کی وجہ سے ہم مر ہی جائیں گے۔ اس سال تو ضرور ادا کریں گے۔ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ ان سے کس نے کہا تھا۔ کہ ضرور چندہ دو اگر وہ دے نہیں سکتے تھے۔ تو انہیں نام لکھوانا بیوی بچوں کو تکالیف میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ ان سب کو بھی میں معاف کرنے کو تیار ہوں۔ بلکہ بغیر کسی عذر کے بھی معاف کرنے پر آمادہ ہوں۔ تا تم گنہگار نہ بنو اور جھوٹے نہ کہلاؤ۔ مگر بعض ہیں۔ کہ وہ نہ تو معاف کراتے ہیں۔ اور نہ ادا کرتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے معاملہ میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ جو شخص دین کے معاملہ میں جھوٹ بول لیتا ہے۔ وہ دنیا کے معاملہ میں کہاں کمی کرتا ہوگا۔"

۴۔ " میں پھر یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ اور اگر اپنے کیا ضرور تھا۔ کیا پہلے ہی اُن کے گناہ کم تھے کہ دین کے معاملہ میں بھی جھوٹ بولنا ضروری سمجھا۔ میں نے کئی بار کہا ہے۔ کہ نام لکھوانے کے بعد بھی اگر کوئی سمجھتا ہے۔ کہ وہ چندہ نہیں دے سکیگا۔ تو اُسے چاہیئے کہ معاف کرا لے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوگا۔ کہ کوئی معاف کرانا چاہے۔ اور میں معاف نہ کروں۔ جو کہے گا۔ کہ میں نہیں دے سکتا۔ اسے معاف کر دیا جائیگا۔ یا جو دے تو سکتا ہے۔ مگر کہتا ہے کہ مجھ میں ہمت نہیں۔ یا میں دینا نہیں چاہتا۔ یا اگر ہمت تو ہے۔ مگر اپنے اندر طاقت محسوس نہیں کرتے۔ تو سچائی سے کہدو۔ کہ ہم یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اس سے دین کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ لیکن تم اپنی جان کو ضرور بچا لوگے۔ دین کے لئے خدا تعالےٰ کوئی اور رستہ کھول دیگا۔ لیکن جب منہ سے وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اُسے پورا کرو۔ اور اُسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔ پھر دیکھو دنیا کا نقشہ کس طرح بدلتا ہے۔ اسی طرح واقعات میں سچائی اختیار کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی دین کے کام میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔"

جن لوگوں کے ذمہ گذشتہ سات سال میں سے کسی نہ کسی سال یا کئی سال کا بقایا ہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کو بغور پڑھ لیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے۔ نہ صرف اپنے بقایا کو ادا کریں۔ بلکہ سال ہشتم کا وعدہ بھی ۳۰ ستمبر تک مرکز میں داخل فرما دیں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ والسلام

فنانشل سکرٹری
تحریک جدید قادیان

"الفضل" کے معاونین

ہمارے دل سے اُن احباب کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں "الفضل" کی اعانت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن سب احباب کو اپنی خاص دینی و دنیوی نعماء سے متمتع فرمائے۔ ایکطرف یہ اصحاب ہیں۔ جو اپنے جماعتی اخبار کی امداد کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ دوسری طرف بعض دوست ایسے بھی ہیں۔ جو ہماری چیخ و پکار کے باوجود باقاعدہ چندہ کی ادائیگی نہیں فرماتے۔ اور جب وی۔پی بھیجا جائے۔ تو کمال بے اعتنائی سے واپس کر دیتے ہیں۔ وی۔پی کی واپسی پر ہمارے قلب کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے ہم ایسے اصحاب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اُن کے دل میں اپنے جماعتی پریس کی ہمدردی کا کوئی جذبہ نہیں؟

جن اصحاب نے حال میں الفضل کی امداد فرمائی۔ اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن۔ آپ نے اپنی گرہ سے رقم ادا فرما کر سال بھر کیلئے ایک دوست کے نام اخبار جاری کرایا۔

۲۔ جناب پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل بی۔پی۔سی۔ایس نے اپنی طرف سے ایک معزز غیر احمدی دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا۔

۳۔ جناب احمد سعید خان صاحب وکیل مرزا پور نے ۱/۸/- کی رقم بمد اعانت ارسال فرمائی۔

۴۔ جناب کیپٹن مراد بخش صاحب بمبئی ہر ماہ مقررہ شرح چندہ سے ۱۲ر زائد گرانی کاغذ کے باعث ارسال فرماتے ہیں۔

اے اللہ! تو خود ان اصحاب کی جزاء بن۔ جو تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنے والے جریدہ کی اعانت فرماتے ہیں۔ اللھم آمین

خاکسار منیجر "الفضل"

میک لائٹ
تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے
منیجر میک ورکس قادیان
B. 36

حبوب کبساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا۔ جگر کی خرابی ہے۔ تو شباکن استعمال کریں اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری ہے۔ یا خون کی کمی ہے۔ تو

حبوب کبساب

استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ/
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکسیر البدن رجسٹرڈ

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کریں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور اور مرد کو جوانمرد بنانا۔ اور موسم کی تبدیلی کے عوارض۔ انفلوانزا نزلہ زکام۔ کھانسی۔ ملیریا بخار وغیرہ کو روکنا اور ان سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کر کے تنومند بنانا بس اسی اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک قیمت ۵ روپے محصول ڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحب کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بحد فائدہ ہوا جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک اور شیشی بذریعہ وی۔ پی جلد بھیج دیں۔

حکیم صاحب کی رائے

جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار طبیب ہیں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے کمر درد کی سخت شکایت تھی یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاچار تھا۔ آپ کی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی۔ نیز یہ دوا مقوی اعصاب۔ مقوی دماغ اور مقوی جسم دباہ ہے۔

ایک سن رسیدہ بزرگ کی رائے

جناب شیخ بدر الدین صاحب زمیندار ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کٹک لکھتے ہیں۔ کہ میں ایک سن رسیدہ شخص ہوں۔ مگر اکسیر البدن کی ایک ماہ کی خوراک سے ہی صحت دو چند ہو گئی۔ اور اس اکسیر کی گوناگوں اور عجیب و غریب تعریف سے میری زبان قاصر ہے۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اور ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور ہند نرسنگ ہوم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔ سفوف ذیابیطس اس کا حتمی علاج ہے، یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی۔ اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

دسمبر ۱۹۳۷ء میں جب جاپانی چین کے دارالسلطنت نانکنگ پر قابض ہوئے تو

"میں نے بارہا تین اور چار سال کی عمر کے بچوں کو جاپانیوں کی سنگینوں کا شکار ہوتے دیکھا" امریکن ریڈرز ڈائجسٹ (جولائی ۱۹۳۸ء)

جاپانی فوجوں کے داخلہ کے بعد

... اور اگر جاپانی ہندوستان میں آگئے تو پھر کچھ نہ پوچھیئے

ہم سب کو چاہیئے

کہ آپس کا اختلاف دور کردیں

اور جاپانیوں کو روکنے کے لئے

مل جل کر قومی جنگی محاذ کے

کاموں میں حصہ لیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۶ ستمبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب، جنوب مغرب اور نوودورسسک کے علاقوں میں کل دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ جو بہت سخت تھی۔ جرمن پیدل فوج اور ٹینک دستوں نے جنوب مغرب سے طیاروں کی مدد کے ساتھ کئی حملے کئے۔ اور وہ کچھ آگے بڑھنے میں کامیاب بھی ہو گئے۔ مگر روسی توپوں نے ان کو بھاری نقصان پہنچایا۔ سٹالن گراڈ کے سامنے حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ شمال مغرب میں جرمن فوج کے ۲۵ ڈویژن حصہ لے رہے ہیں اور جنوب مغرب میں اس سے بھی زیادہ ہیں۔ فوج کے علاوہ ایک ہزار ہوائی جہاز اور دو ہزار ٹینک ہیں۔ روسیوں کے پاس بھی سٹالن گراڈ اور اس کے آس پاس کافی فوج ہے۔ شمال مغربی محاذ پر انہوں نے کل کیطرح آج بھی دشمن پر زور کے جوابی حملے کئے اور جرمن صفوں میں ابتری ڈال دی۔ بہت سا جرمن سامان انکے ہاتھ آیا اور کئی جرمن قید کئے گئے۔ ڈان کے موڑ کے علاقہ میں روسی جرمنوں کے دونوں بازوؤں پر حملے کر رہے ہیں نوودورسسک کے شمال مغرب کی طرف اور جرمن سپاہی پہنچ گئے ہیں۔ اور یہاں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ مشرقی کاکیشیا میں جو جرمن دریائے تیرک کو پار کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ روسی ان کا صفایا کر رہے ہیں۔ جرمنوں کے ایک دریائی مورچہ کو بھی انہوں نے توڑ دیا۔ روسی طیاروں نے ہنگری میں بوڈاپسٹ کے فوجی اور صنعتی ٹھکانوں پر بم باری کی۔ جس سے ۹ جگہ آگ لگ گئی۔

قاہرہ ۶ ستمبر۔ مصر میں اب تک آٹھویں فوج کا پلہ بھاری ہے اور جنرل منٹگمری نے لڑائی کا پہلا دور جیت لیا ہے۔ مارشل رومیل کی فوج جرمن ٹینکوں پر کاری ضرب لگنے کے بعد مغرب کی طرف پیچھے ہٹ گئی ہے۔ جب وہ ہٹ رہی تھی تو اتحادی طیاروں نے دھوآں دھار بم برسائے۔ جمعرات کی شب کو نیوزی لینڈ کی فوجیں آگے بڑھیں اور کئی ہزار گز زمین پر قبضہ کر لیا۔ اسجگہ کو واپس لینے کے لئے جرمنوں نے بڑا زور مارا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے اور انہیں بھاری نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ جمعہ کو ایک اطالوی اور تیرہ برطانی سپاہی ایک کشتی سے اتحادی صفوں کے پیچھے اتارے گئے۔ مگر انہوں نے برطانی سپاہیوں کی شکل دیکھتے ہی ہتھیار ڈال دئے۔ کل سکندریہ کے پاس تین اطالوی آبدوزیں غرق کر دی گئیں۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ کل دن کے وقت برطانی اور امریکن طیاروں نے مقبوضہ فرانس میں دشمن کی گودیوں اور ریلوے یارڈوں پر حملے کئے۔ ان حملوں میں چھ شکاری ہوائی جہاز کام آئے۔ بریمن پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس سے جو آگ لگی۔ وہ جمعہ کے دن تک بھڑکتی رہی۔ بریمن پر اب تک ۹۹ حملے کئے جا چکے ہیں۔ اس حملہ میں ٹنوں بم گرائے گئے۔

چنگکنگ ۶ ستمبر۔ کنہوا اور لنگی کے آس پاس گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ لنگی۔ کنہوا سے بارہ میل دور ہے اور تین روز ہوئے جاپانیوں نے اسپر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ انہیں کئی بار کمک پہنچ چکی ہے۔ چین میں مسٹر وینڈل ولکی کے شاندار استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

دہلی ۶ ستمبر۔ کلکتہ اور اسکے آس پاس عام طور پر امن رہا۔ ڈھاکہ میں بعض طلباء نے معمولی سی شورش کی جو فرو کر دی گئی۔ بمبئی میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ احمد آباد میں کرفیو آرڈر کی میعاد میں مزید ایک ہفتہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ مدراس گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ گوداوری اور نیلور کے اضلاع میں معمولی سی گڑبڑ ہوئی۔ اڑیسہ میں عام طور پر امن رہا۔ بالاسور اور کٹک کے اضلاع میں سپیشل عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ صوبہ سرحد میں بالکل امن و امان رہا۔ کوئی قابل ذکر بات نہیں ہوئی۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر میں مارشل رومیل نے اتحادی فوجوں کو گھیرنے کے لئے خطرناک چال چلی تھی۔ اور کوشش کی تھی کہ الامین کے عقب میں پہنچ جائے۔ مگر جنرل منٹگمری کی معاملہ فہمی سے یہ چال ناکام ہو گئی۔ اگر جنرل منٹگمری اس چال کو بھانپ نہ جاتے۔ تو نتائج نہایت خطرناک نکلنے کی امید تھی۔

الہ آباد ۵ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ جیل میں بعض قیدیوں نے وارڈوں پر حملہ کر دیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ پر پتھر پھینکے۔ اسلئے انکے سروں کے اوپر سے فائر کئے گئے۔ اڑیسہ کے اضلاع کٹک، بالاسور اور کوراپٹ وغیرہ میں معمولی سی گڑبڑ ہوئی۔ کٹک میں طلباء نے ہڑتالیں کیں اور تحصیل جاجپور میں ڈاکخانوں۔ ریونیو کے دفاتر اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے بنگلوں پر حملے کئے گئے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کئی جگہ کاٹے گئے۔ ایک ہجوم نے چند روز ہوئے پولیس پارٹی پر حملہ کیا تھا۔ اسپر فائر کئے گئے۔

کلکتہ ۵ ستمبر۔ حکومت بنگال نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱ اگست کو ڈھاکہ جیل میں بعض عادی مجرموں نے فساد بپا کر دیا۔ مگر اسے جلد دبا دیا گیا۔ اس ہنگامہ میں کل ۳۲ اشخاص ہلاک ہوئے۔

کراچی ۵ ستمبر۔ یہاں مٹی کے تیل کی قلت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے۔ پبلک سے اپیل کی گئی ہے کہ اس کے استعمال میں کفایت شعاری سے کام لیں اور غیر ضروری کاموں میں اسے استعمال نہ کریں لاہور میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مٹی کے تیل کا نرخ بڑھا کر ڈپو پر سوا چار آنے اور پرچون پونے پانچ آنے فی بوتل کر دیا ہے۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ اخبار نیو سٹیٹسمین اینڈ نیشن نے لکھا ہے کہ مسٹر روزویلٹ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ ہندوستان کا ڈیڈلاک دور کرنے کے لئے وہ کوئی ثالث مقرر کر دیں۔

نیویارک ۶ ستمبر۔ امریکن خفیہ پولیس نے نیوجرسی کے ۲۸ اضلاع میں دشمن ممالک کے باشندوں کے گھروں پر چھاپے مارے۔ ایک گھر میں چھوٹا سا گودام اسلحہ کا برآمد کیا۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ فرانس کے مقام ڈیپ پر پچھلے دنوں اتحادی فوجوں نے جو چھاپہ مارا تھا اسمیں ۱۷۸ سپاہی ہلاک ۸۰۵ زخمی اور ۱۲۰ گم ہوئے۔ لیکن ابھی یہ تعداد مکمل نہیں سمجھی جاتی۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ سپین کے وزیر خارجہ سانیور سونیر نے بھی استعفے دیدیا ہے اور اسکی جگہ جنرل جورڈانا کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

انقرہ ۵ ستمبر۔ ترکی کے وزیر اعظم نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ کے آغاز میں ترکی سے یہ امید کی جاتی تھی۔ کہ وہ درہ دانیال کو محاربین کیلئے کھول دیگا۔ مگر ترکی نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ معاہدات کی خلاف ورزی کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور کسی حکومت یا قوم کی دھمکی یا جارحانہ اقدام ترکی کو خائف نہیں کر سکتا۔ آپنے محاربین کو مشورہ دیا۔ کہ انسانی فلاح کے بارہ میں وہ اپنے زاویۂ نگاہ کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔

دہلی ۵ ستمبر۔ آج ایک درجن طالبات نے مسٹر اینے اور مسٹر سرکار ممبران اگزیکٹو کونسل کی قیامگاہوں پر پکٹنگ کیا۔ مسٹر اینے کی کوٹھی پر ایک دعوت کا انتظام تھا۔ مگر طالبات نے اس لاری کو اندر نہ جانے دیا جس میں دعوت کے لئے ضروری سامان تھا۔

کراچی ۵ ستمبر۔ سندھ میں مارشل لاء کے منتظم اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ حتی الوسع پورا پورا تعاون نہیں کرتے۔ وہ دشمن متصور ہونگے اور ان کے ساتھ دشمن جیسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ حکومت حروں کی بیخ کنی کا مصمم ارادہ کر چکی ہے۔

طہران ۵ ستمبر۔ ایران کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ایران پر حملہ ہوا تو ایرانی فوج برطانیہ اور روس کی فوجوں کو امداد صرف اندرونی امن قائم رکھنے کی صورت میں ہی دیگی۔ ایران جنگ میں شامل نہ ہوگا۔

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ غیر مقبوضہ فرانس میں وشی گورنمنٹ نے یہودیوں کے خلاف جو عام اقدام اختیار کیا ہے۔ اس سے امریکہ میں حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور عوام میں ہل چل ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ سیلون کے ہوم منسٹر ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ آپ حکومت کے کامرس ممبر اور بعض دیگر حکام سے ملاقات کرینگے۔

بمبئی ۵ ستمبر۔ ہندوستان کے لئے امریکی قونصل جنرل بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ آپ عنقریب کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔

سٹاک ہالم ۴ ستمبر۔ برلین پر دونوں جانب یعنی مشرق میں روس سے اور مغرب میں برطانیہ سے مسلسل ہوائی حملوں کے امکان کے پیش نظر جرمن اپنے دار الحکومت کی ہیئت تبدیل کرنے میں بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں۔

اکسیر ملیریا

ان دنوں ملیریا کی وبا عام ہے۔ اکسیر ملیریا اس موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے ایک ایک گولی اس وقت کھلائیں جبکہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔

قیمت بیس عدد گولیاں ایک روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپکو نیا آدمی معلوم کریں جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی